467

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔جون2006

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

سرکاری کارروائی

1۔ سالانہ میزانیہ بابت سال07-2006
2۔ ضمنی میزانیہ بابت سال06-2005
3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب بابت سال2006

469

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا پچیسواں اجلاس

بدھ، 14۔ جون 2006

(یوم الاربعاء، 17۔ جمادی الاول 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 23 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

وَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰى حَقَّهٗ وَالۡمِسۡكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ وَلَا تُبَذِّرۡ
تَبۡذِيۡرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الۡمُبَذِّرِيۡنَ كَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّيٰطِيۡنِ ؕ وَكَانَ
الشَّيۡطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوۡرًا ﴿٢٧﴾ وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ
رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّكَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّيۡسُوۡرًا ﴿٢٨﴾
وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ
فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ
وَيَقۡدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿٣٠﴾

سُوۡرَۃُ بنیٓ اسرآئیل آیات 26 تا 30

اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ اور فضول خرچی سے مال نہ اُڑاؤ o کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے o اور اگر تم نے اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تمہیں امید ہو ان (مستحقین) کی طرف توجہ نہ کر سکو اُن سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو o اور اپنے ہاتھ کو نہ تو گردن سے بندھا ہوا (یعنی بہت تنگ) کر لو (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی دے ڈالو اور انجام یہ ہو) کہ ملامت زدہ اور درماندہ ہو کر بیٹھ

جاؤo بے شک تمہارا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے وہ اپنے بندوں سے خبر دار ہے اور (ان کو) دیکھ رہا ہے o

وما علینا الا البلاغo

پوائنٹ آف آرڈر
اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل بجٹ کی اخبارات میں اشاعت

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، فرمائیے!

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ آج کے اخبارات کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اگر آپ نے آج کے اخبارات دیکھے ہوں تو ان میں وہ بجٹ جو ابھی وزیر خزانہ صاحب پڑھیں گے، پیش کریں گے پہلے ہی چھپ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس پر ہم تحریک استحقاق بھی لائیں گے۔ اصول تو یہ ہے کہ جب تک یہاں وزیر خزانہ صاحب کی تقریر نہ ہو جائے اس وقت تک نہ یہ دستاویز اور نہ ہی اس کے figures باہر جا سکتے ہیں۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ خود پریس کانفرنس کر کے اس بجٹ کی figures کابینہ کی منظوری سے پہلے، بجٹ تقریر سے پہلے عوام تک پہنچا رہا ہے۔ جب وزیر اعلیٰ خود یہ کرے گا تو پھر اس بجٹ اور ہاؤس کی sanctity کہاں رہ جاتی ہے؟ آج ٹیلی ویژن پر ذوالفقار علی کی رپورٹ میں یہ دستاویز دکھائی گئی ہے۔ میں نے خود یہ دیکھا ہے۔ بجٹ کی کابینہ سے منظوری سے بھی پہلے انھوں نے ٹیلی ویژن پر یہ پوری رپورٹ چلائی ہے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس پر رولنگ دیں کیا ان کے اس act سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ اس دن بھی ہمارے صحافی بھائیوں نے تشدد کے باعث walk out کیا تھا، کل پھر الفلاح بلڈنگ میں ایک فوٹو گرافر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ تشدد کیا گیا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اس حوالے سے جو بھی ذمہ داران ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس سے پہلے کہ کارروائی آگے چلے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کیا وزیر اعلیٰ صاحب کے اس act سے ہمارے اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں کیونکہ نہ تو کابینہ نے منظوری دی تھی اور نہ ہی ابھی بجٹ ہاؤس میں پیش ہوا ہے۔ اس سے پہلے ہی وزیر اعلیٰ صاحب نے خود پریس کانفرنس کر کے بجٹ کے figures out کئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ معاملہ بڑا واضح ہے کہ کسی سوال یا کسی تحریک التوائے کار کا جواب ہاؤس کی پراپرٹی ہوتا ہے۔ پہلے وہ ہاؤس میں پیش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد پبلک کیا جاتا ہے، پریس کو دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایسے تمام documents پر لکھا ہوتا ہے کہ ہاؤس میں پیش کرنے تک یہ خفیہ ہیں۔ کل وزیر اعلیٰ صاحب نے جو پریس کانفرنس کی ہے اس میں انھوں نے تقریباً تمام تفصیلات دے دی ہیں۔ یہ میرے ہاتھ میں ایک قومی اخبار ہے اس میں سب کچھ درج ہے، کوئی چیز باقی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ بجٹ کا حجم 274۔ارب ہوگا، ایک کھرب کا ADP ہوگا، 124۔ارب تعلیم، صحت اور پینے کے صاف پانی کے لئے دیئے جائیں گے۔ یعنی تمام جزئیات پریس کو جاری کر دی گئی ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ آپ اس بجٹ کو آج taken as read تصور کر لیں۔ وزیر خزانہ صاحب کو اب اسے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

محترم چودھری صاحب نے کل ساری چیزیں بتا دی ہیں۔ ماشاء اللہ سوٹ میں ملبوس تھے اور آج بھی اسی سوٹ کو پہن کر آئے ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ یہ بھی اس چیز کو تقویت دیتی ہے کہ اس بجٹ کو آپ taken as read لے لیں اور ہمیں اس پر اظہار خیال کا موقع دیں۔ عام بحث کا موقع دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک اور بات عرض کرنی چاہتا ہوں کیونکہ صحافی دوست پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو یہ آپ چاہیں گے اور نہ ہی حکومتی بنچز کے دوست چاہیں گے کہ بجٹ تقریر کا بائیکاٹ ہو جائے۔ ایک دن پہلے یہ point out ہوا تھا کہ سروسز ہسپتال میں جاوید ہاشمی صاحب کی تصاویر بنانے پر کیمرہ مین اور دوسرے صحافیوں کے ساتھ جن پولیس والوں نے بدتمیزی کی تھی، تشدد کیا تھا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اس پر وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ ہم ان کے خلاف مقدمات درج کریں گے۔ چونکہ اس واقعے کے بارے میں کوئی کارروائی مؤثر طریقے سے نہیں کی گئی اور اسی سے حوصلہ پا کر کل عرفان چودھری جو کہ On line کے فوٹو گرافر ہیں، طاہر نواز اور محمد ندیم کے آفس میں الفلاح بلڈنگ کے ایڈمنسٹریٹر اور کچھ سادہ کپڑوں میں ایجنسیوں کے لوگ آئے جو کہ ان کو فون پر بھی دھمکیاں دیتے رہے۔ انھوں نے ان پر تشدد کیا۔ اس کے بعد ان کا کیمرہ چھین لیا گیا، ان کے دفتر کو مقفل کرنے کی کوشش کی گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس جانب توجہ دینی چاہئے، اس کا

تدارک کرنا چاہئے۔ باقی لینڈ مافیا کی activities کو ذرا کم کر دیں اور اس جانب تھوڑی سی توجہ دیں۔

جناب سپیکر! آپ چیئر پر بیٹھے ہیں ہمارا briefly version یہ ہے کہ کیا بجٹ document کابینہ کی منظوری کے بعد ہاؤس میں پیش ہونے سے پہلے secret ہے یا non secret؟ اس پر آپ رولنگ فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، کیانی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! کیا آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اور پوائنٹ آف آرڈر کرنے کی اجازت دی ہے؟ کیا آپ نے رانا صاحب کو تقریر کرنے کی اجازت دی ہے؟ Can he pass any derogatory remarks about the leader of the House کہ وہ سوٹ پہن کر آئے ہیں۔ رانا صاحب! آپ کو کیا تکلیف؟ کبھی ہم نے بھی کہا ہے کہ آپ نے یہ پہنا ہے، وہ پہنا ہے۔ خدا کے لئے اپنے لیڈروں کی عزت کرنا سیکھو otherwise آپ سیاست دانوں کی عزت میں اضافہ نہیں ہوگا۔ ہمیں اپنے بڑوں کی عزت کرنی چاہئے۔ Kindly don't permit ایک پوائنٹ آف آرڈر پر دوسرا پوائنٹ آف آرڈر نہ کرنے دیں۔ I am very obliged. بہت شکریہ

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے کوئی derogatory remarks نہیں دیئے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ اب اس پر کوئی debate تو نہیں کرنی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف اتنی بات کرنی چاہوں گا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ چودھری صاحب سوٹ پہن کر آئے ہیں اس پر محترم کیانی صاحب شاید یہ سمجھے ہیں کہ میں نے یہ کوئی توہین کی ہے یا derogatory remarks دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی بات بالکل نہیں ہے۔ وہ سوٹ میں بڑے اچھے لگتے ہیں اور انھیں زیادہ پہننا چاہئے۔ اس میں کوئی derogatory remarks کی بات نہیں ہے۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ on the day of

budgetکوئی پوائنٹ آف آرڈرaccommodateنہیں کیا جا سکتا اور یہ روایت ہے کہ بجٹ والے دن صرف بجٹ تقریر ہوتی ہے۔ باقی دنوں میں جتنی بھی باتیں ہیں وہdiscussionمیں آ جاتی ہیں۔آپ روایات دیکھ لیں کہ کبھی بھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جاتا۔اسی لئے دو دن کا وقفہ دیا جاتا ہے اور پھر عام بحث میں تمام باتیں کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر!یہ بھی روایت ہے کہ چیف ایگزیکٹو بجٹ کے خدو خال اور ترجیحات کے حوالے سے بجٹ پیش کرنے سے ایک دن پہلے پریس کانفرنس کرتے ہیں۔وہ بجٹ نہیں بتاتے بلکہ اپنیprioritiesبتاتے ہیں کہ ہماری اس صوبے کے لئے کیا کیا ترجیحات ہیں۔ہمارے وزیراعلیٰ صاحب نے بھی اپنی prioritiesبتائی ہیں کہ ہمارا ترقیاتی بجٹ کتنا ہے، ہم غریب لوگوں کے لئے کیا کر رہے ہیں، ہم رورل ایریاز کے لئے کیا کر رہے ہیں، ہم اربن ایریاز کے لئے کیا کر رہے ہیں انھوں نے بجٹ نہیں بتایا بلکہ اپنیprioritiesبتائی ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر!نوانی صاحب نے پہلی بات یہ فرمائی ہے کہ بجٹ سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا جبکہ اس اسمبلی کی روایات ہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر ہوتے رہے ہیں اور وہ ہو رہے ہیں۔

دوسری بات، جیسا کہ رانا صاحب اور قاسم ضیاء صاحب نے فرمایا ہے کہ بجٹ ایک secretدستاویز ہوتی ہے۔اسمبلی میں جو چیز پیش ہونی ہوتی ہے وہ اس وقت تکsecretرہتی ہے جب تک کہ وہ اسمبلی میں پیش نہیں ہو جاتی۔پریس کانفرنس کی جاتی ہے لیکن بجٹ کے بعد وزیراعلیٰ،چیف ایگزیکٹیو یا وزیر خزانہ پریس کانفرنس کرتے ہیں۔بجٹ سے پہلے کبھی یہ نہیں ہوتا کہ figuresبھی بتا دیئے جائیں۔حکومت کی جو ترجیحات یا اہداف ہیں وہ یہ پچھلے ساڑھے تین سال سے بتا رہے ہیں۔لہذا آپ اس بارے میں اپنی رولنگ دیں کہ کیا بجٹ سے پہلے بجٹ کے جوfigures ہیں انھیں عوام میں پیش کیا جا سکتا ہے؟ شکریہ

وزیراعلیٰ:جناب سپیکر!اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:میں قائد ایوان کوfloorدیتا ہوں۔جی،فرمائیں!

وزیر اعلیٰ: جناب سپیکر! چونکہ ابھی بات کی گئی ہے لہذا میں آپ کی اجازت سے کچھ کہنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو میں آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ 25 سال کے بعد یہ واحد اسمبلی ہے جو کہ چوتھا بجٹ پیش کر رہی ہے۔ اس سے پہلے جتنے بجٹ پیش ہوئے ہیں، ان سے متعلق بجٹ سے تین دن یا ایک دن پہلے ہمیشہ میری policy statements آتی رہی ہیں۔ اصل جو secretcy ہوتی ہے وہ taxes کے حوالے سے ہوتی ہے اور میں نے ٹیکس کے بارے میں کوئی بات نہیں کی، بجٹ بالکل secret ہے اور آج ہی کابینہ نے اس کی منظوری دی ہے۔ جب وزیر خزانہ صاحب بجٹ تقریر پڑھیں گے تو خود بخود یہ بات عیاں ہو جائے گی۔ ہماری جو medium term policy کی statement ہے اس حوالے سے ہم نے پریس کانفرنس کی ہے۔ بجٹ کے حوالے سے جو secret ہے اس بابت میں نے پریس کانفرنس میں کوئی بات نہیں کی، میں نے taxes کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: میں سعید اکبر نوانی اور روکھڑی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ پریس گیلری کے صحافی حضرات بائیکاٹ کر گئے ہیں۔ پلیز! آپ جائیں اور انھیں واپس لے آئیں۔

(اس مرحلے پر وزیر جیل خانہ جات، سعید اکبر نوانی اور وزیر مال،
گل حمید خان روکھڑی صحافیوں سے بات چیت کے لئے تشریف لے گئے)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پریس نے آج تیسری دفعہ بائیکاٹ کیا ہے۔ راجہ صاحب نے یہ floor پر کہا تھا کہ ہم ان سے مل کر ان کا مسئلہ حل کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب کی ان سے بات ہو گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اگر بات ہو گئی ہوتی تو آج پریس والے حضرات واک آؤٹ نہ کرتے۔

جناب سپیکر: آج پریس گیلری والوں نے کسی اور issue پر بائیکاٹ کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے بجا فرمایا ہے کہ وہ policy statement دے سکتے ہیں لیکن یہاں تو معاملہ دوسرا ہے۔ یہاں آپ کے میڈیا پر، ایک ٹیلی ویژن چینل نے دو گھنٹے پہلے اپنی ایک رپورٹ کے ذریعے پورے figures بتا دیئے ہیں اور اس میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ کوئی taxes نہیں آرہے بلکہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلہ کے تحت کچھ taxes

reduce کئے جارہے ہیں۔ یہ سب چیزیں میڈیا پر آگئی ہیں تو اس کے بعد کیا secret رہ جاتا ہے؟ یہ بجا فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنی policy statement کے حوالے سے پریس کانفرنس کی ہے۔ مگر یہ document جتنی دیر تک ہاؤس میں پیش نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس کی تشہیر نہیں ہو سکتی، یہ چھپ نہیں سکتا۔ آپ مہربانی فرما کر اس بارے میں ضرور رولنگ دیں تاکہ آئندہ کے لئے اس کا سدباب ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو سکے کہ یہ کس نے leak out کیا ہے۔ جناب! اس پر آپ کی رولنگ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ اب تک جتنے بھی دوستوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتے، جو بات میں نے کرنی تھی نوانی صاحب نے پہلے کر دی اور پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے خود بھی فرما دیا ہے کہ taxes کے حوالے سے انھوں نے اپنی پریس کانفرنس میں بات نہیں کی ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہاؤس کے اندر جو مسئلہ زیر غور یا زیر بحث ہو اسی پر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا جا سکتا ہے۔ ابھی تو صرف قرآن پاک کی تلاوت ہوئی ہے اور اس کا ترجمہ بیان ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ابھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی، نہ ہی ابھی بجٹ پیش ہوا ہے۔ آگے بحث کے دوران ہر دوست کو کھل کر بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ نوانی صاحب کا یہ کہنا کہ بجٹ تقریر سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کئے جانے کی پہلے کوئی روایت نہیں ہے تو میں عرض کروں گا کہ یہ روایت پہلے رہی ہے کہ بجٹ پیش ہونے سے پہلے اپوزیشن کی طرف سے کچھ دوست بات کرتے رہے ہیں اور اسی روایت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے آج موقع دیا ہے۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد ہی یہ بات عیاں ہو گی کہ بجٹ پہلے بتا دیا گیا ہے یا نہیں۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ نے یہ فرمایا ہے کہ محترم قائد ایوان نے اس سلسلے میں وضاحت کی ہے۔ میں انھیں پر یہ بات چھوڑتا ہوں، اس سے پہلے تین بجٹ پیش ہوئے ہیں اور ہر بجٹ سے پہلے ان کی policy statement آتی رہی ہے۔ وہ خود ہی فرما دیں کہ پچھلی کسی policy statement میں بجٹ کا حجم، اے ڈی پی کے figures یا باقی محکموں کے figures انھوں نے بیان کئے تھے۔ یہ access ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ان کے تشخص میں اضافہ ہو گا کہ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں کہ کل کی ان کی جو پریس کانفرنس ہے اس میں policy statement تو انھوں نے بیان کی ہے، ٹھیک ہے لیکن اس میں access ہوا ہے۔ پچھلے تین سالوں میں بجٹ کے حوالے سے

انھوں نے جو policy statements دی ہیں وہ میں نے ساری پڑھی ہیں ان میں سے کسی میں بھی انھوں نے بجٹ کے figures نہیں بتائے اگر بتائے ہیں تو وہ فرمادیں۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ٹیلی ویژن پر تو دستاویز بھی دکھادی گئی ہے کہ یہ دستاویز ہے جو ابھی ہاؤس میں پیش ہونی ہے۔ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔

جناب سپیکر: میں اس پر اپنی رولنگ reserve رکھتا ہوں، بعد میں تفصیل سے دے دوں گا لیکن میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں آپ particular بات نہ فرمائیں۔ ہم صرف اس پوائنٹ پر آپ کی رہنمائی چاہیں گے کہ کیا کوئی بھی دستاویز، کسی موشن یا سوال کا جواب ایوان میں پیش ہونے سے پہلے secret ہوتا ہے یا نہیں ؟

جناب سپیکر: بجٹ پیش ہوگا تو پتا چلے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: وہ تو کل ہی پیش ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی پیش ہونا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: وہ تو taken as read لے لیں۔

جناب سپیکر: پلیز رانا صاحب تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! آپ تو ہماری کسی بات کا جواب نہیں دے رہے، آپ حکومت کے کہنے پر ہر چیز کو bulldoze کرنا چاہ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہہ دیا کہ جی میں نے figures نہیں دیئے حالانکہ سارے figures اخبارات میں چھپے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بجٹ پیش ہو لینے دیں اس کے بعد بات کر لیں گے، تین چار دن اسی پر بحث ہونی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: آپ اس پر تو رولنگ فرمادیں کہ آیا بجٹ ایوان میں پیش ہونے سے پہلے secret ہوتا ہے یا نہیں ؟

جناب سپیکر: ہاں sercet ہونا چاہئے۔ رانا صاحب اب تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ قاسم ضیا صاحب پلیز تشریف رکھیں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آج کا دن جناب

گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134(1) کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ لہذا میں وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ہم آپ کے اس رویے کے خلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سرکاری کارروائی

وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر بابت سال 2006-07

وزیر خزانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! پنجاب کی مسلم لیگی حکومت کا سر آج فخر سے بلند ہے۔ 25 سال میں یہ پہلی حکومت ہے جو اپنا چوتھا بجٹ پیش کر رہی ہے۔ یہ ملک میں پائے جانے والے سیاسی استحکام کی روشن دلیل ہے۔ صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی دوراندیش قیادت میں ہم نے نہ صرف سیاسی استحکام کو یقینی بنایا بلکہ وزیراعظم جناب شوکت عزیز کی جاں فشاں محنت کے باعث اقتصادی استحکام اور ترقی کی بھی ایک نئی فضا قائم کی۔ اس سیاسی اور اقتصادی استحکام کا بھرپور اثر پنجاب کے سماجی ترقیاتی پروگرام پر بھی اجاگر ہوا۔ عوام کی خدمت کے جذبے سے بھرپور حکومت پنجاب نے عوام الناس کے لئے خدمات کا دائرہ وسیع تر کر دیا۔ ہمارے قائد وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے اپنے Pre-Budget پالیسی بیان میں اپنی حکومت کی تین سالہ کارکردگی کا جائزہ پیش کیا ہے۔ انہی اوراق سے چند ایک نمایاں پہلو آپ کی وساطت سے اس ایوان میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

جناب والا!

2۔ جس دن سے ہماری حکومت نے عوام کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اسی دن سے ایوان میں موجود اپوزیشن نے ہمارے ہر عزم کو مشکوک نظروں سے دیکھا۔ نیشنل فنانس کمیشن کی بات سامنے آئی تو الزام تراشی ہوئی کہ پنجاب کی موجودہ حکومت نے صوبے کے مفادات کا سودا کر دیا۔

جناب سپیکر!

3۔ آج میں اس ایوان میں پورے اعتماد سے کھڑا ہوں اور بہانگ دہل کہتا ہوں کہ حالات اور واقعات نے ان شکوک و شبہات کو دفن کر دیا ہے جو ہمارے مخالفین، مخالفت برائے مخالفت، کے طور پر کر رہے تھے۔ صدر پاکستان نے نئے NFC ایوارڈ پر صدارتی فرمان جاری کر دیا ہے جس میں پنجاب کا مؤقف کہ صوبوں کے درمیان Divisible Pool کے ٹیکسوں کی تقسیم آبادی کے فارمولے کی بنیاد پر ہونی چاہئے، اسے من وعن قبول کیا ہے۔ ہم محترم صدر پاکستان کی فہم وفراست کی داد دیتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف پنجاب کے موقف کو تسلیم کیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے صوبوں کے مالی وسائل میں بھی خاطر خواہ اضافہ کیا۔

جناب والا!

4۔ جب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنا وژن 2020 پیش کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ 2020 تک صوبہ پنجاب مکمل طور پر خواندہ، معاشی طور پر خوشحال، سماجی طور پر مضبوط اور ثقافتی طور پر ایک مہذب معاشرے کے روپ میں ابھرے گا جس کی تمام تر آبادی صحت کی کی سہولتوں اور روزگار کی فراہمی سے مستفید ہو گی، تو پھر شکوک و شبہات کا ایک شور وغل برپا کیا گیا۔ طرح طرح کے بیان داغے گئے جن میں قدر مشترک صرف ایک تھی کہ ایسا نہ کبھی پہلے ہوا نہ آئندہ ہو گا۔

جناب والا!

5۔ قرآن پاک کی آیت ہے وتعز من تشآء وتذل من تشآء یعنی "عزت اور ذلت خدا کے ہاتھ میں ہے"۔ اس لئے میں اپنی حکومت کی تین سالہ کارکردگی کے بنیادی خدوخال پیش کرتے ہوئے نہایت عجز وانکسار کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہماری کارکردگی میں اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد شامل حال رہی۔ ہماری تو صرف ایک لگن تھی، ایک کوشش ہی تھی اور خدمت کا ایک جذبہ تھا جس میں اپنی ذات کی نمائش قطعاً مقصود نہ تھی۔

جناب سپیکر!

6۔ میں نہایت انکساری کے ساتھ چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کون سی حکومت ہے جسے یہ توفیق حاصل ہوئی کہ اس نے:

* پنجاب کی شرح نمو میں مسلسل تین سال 7تا8 فیصد کا اضافہ کیا؟
* دو سالوں کے قلیل عرصہ میں 35لاکھ روزگار کے نئے مواقع فراہم کئے؟
* تین سال کے عرصہ میں غربت کی لکیر کی سطح میں 11 فیصد کی کمی کو ممکن بنایا؟
* 70لاکھ نفوس غربت کی سطح کی لکیر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوئے؟

جناب سپیکر!

7۔ چند اور نمایاں حقائق بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کون سی حکومت ہے جس نے:

* ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی اراضی کے مالکان کو زرعی ٹیکس سے چھوٹ دی؟
* پانچ مرلہ تک کے مالکان مکان کو پراپرٹی ٹیکس سے چھوٹ دی؟
* ایک لاکھ ایکڑ زرعی اراضی کو غیر مالک مستحق کاشتکاروں میں تقسیم کیا؟
* کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے زرعی اجناس کی بنیادی قیمت خرید میں مسلسل اضافہ کیا؟
* زرعی قرضوں کے مارک اپ میں 5 فیصد کی کمی کی؟
* زرعی قرضہ جات کی فراہمی کو نہ صرف یقینی بنایا بلکہ ان میں خطیر اضافہ بھی کیا؟
* حصول روزگار اور آمدنی کے ذرائع میں اضافے کے لئے لائیوسٹاک سیکٹر میں 2.5۔ارب روپے کے سستے قرضہ جات فراہم کئے؟
* چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی افزائش کے لئے 1.5۔ارب روپے کے کم مارک اپ پر قرضہ جات فراہم کئے؟
* زکوٰۃ کے 8۔ارب روپے کی تقسیم سے پانچ لاکھ مستحقین کی مستقل بحالی کی؟
* 6۔ارب روپے کی خطیر رقم دو لاکھ زکوٰۃ مستحقین میں بطور ماہانہ گزارہ الاؤنس تقسیم کی؟
* 2۔ارب روپے کا مائیکرو کریڈٹ تقسیم کیا جس سے غریب عوام کے روزگار میں اضافہ ہوا؟

جناب سپیکر!

8۔ یہ کس حکومت کا اعزاز ہے کہ اس کے دور میں:

* میٹرک تک تعلیم مفت کی گئی؟
* تعلیم کے شعبے کا بجٹ تین سال میں دُگنا کیا گیا؟
* 25ہزار سرکاری سکولوں کو 9۔ارب روپے کی لاگت سے تمام تر سہولیات سے مزین کیا گیا؟
* تین لاکھ پچاس ہزار طالبات کو 200روپے ماہانہ وظیفہ دیا گیا تاکہ ہماری بچیوں کی شرح خواندگی میں اضافہ ہو سکے؟
* KGکلاس سے کلاس دہم تک ایک ارب 83کروڑ روپے کی لاگت سے کتب کی مفت فراہمی عمل میں لائی گئی؟
* جناب والا! اور یہ کس کا اعزاز ہے کہ دو سال کے قلیل عرصے میں پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے ذریعے صوبے کے سرکاری پرائمری سکولوں میں 18لاکھ طلباء وطالبات کا ریکارڈ اضافہ عمل میں آیا؟

جناب والا!

9۔ ثانوی تعلیم اور Higher Education کا شعبہ عدم توجہ کا شکار رہا۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ:

* وہ کون سی حکومت ہے جس نے ثانوی تعلیم کے لئے ایک مربوط پروگرام مرتب کیا اور پہلے ہی سال میں ایک ارب چالیس کروڑ روپے مختص کئے؟
* خود مختار Punjab Examination Commission کس نے قائم کیا؟
* ایک ارب روپے سے فاضل رقم پر مبنی سائنس ایجوکیشن پراجیکٹ کس نے جاری کیا؟ اور اس پروگرام کے تحت 600لیبارٹریاں اور ریاضی کے Resource Rooms کا قیام کس طرح عمل میں آیا؟
* چھ نئی پبلک سیکٹر یونیورسٹیوں کا قیام کس نے کیا؟
* پندرہ پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیوں کو چارٹر کس نے عطا کیا؟

* School of Mathematical Sciences کی پذیرائی کس نے کی؟
* خوارزمی انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز کا اجراء کس نے کیا؟
* School of Biological Sciences اور School of Physical Sciences کی مسلسل مالی معاونت کا فرض کون ادا کر رہا ہے؟
* نئی یونیورسٹیوں کے قیام کے لئے 2600 ایکڑ اراضی کس نے فراہم کی؟
* وہ کون سی حکومت ہے جس نے یونیورسٹیوں کی ترقی کے لئے 2۔ارب کی گرانٹ اپنے جاری بجٹ سے فراہم کرنے کا اعادہ کیا؟
* جناب والا! اور وہ کون سی حکومت ہے جس نے سیرت اکیڈمی اور قرآن محل کے منصوبے کا آغاز کیا اور ضعیف قرآنی اوراق کو محفوظ کرنے اور انہیں نئے سرے سے قرآن پاک کی چھپائی میں استعمال کرنے کا منصوبہ بنایا؟

جناب سپیکر !

10۔ میں بڑی عاجزی کے ساتھ یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کون سی حکومت ہے جس نے :

* پنجاب ایمرجنسی ایمبولینس سروس (Rescue 1122) کا اجراء کیا؟
* ملتان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام کس نے کیا؟
* یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج یونیورسٹی کا قیام، رحیم یار خان میں شیخ زید میڈیکل کالج کا اجراء اور سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز کا قیام کس حکومت نے کیا؟
* نشتر میڈیکل کالج ملتان میں کالج فار نرسنگ کا قیام کس نے کیا؟
* وہ کون سی حکومت ہے جو کینسر جیسے موذی مرض کے علاج کے لئے ایک State of the Art Cancer Hospital بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
* اور وہ کون سی حکومت ہے جس نے میڈیکل ریسرچ کے فروغ کے لئے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں کو ایک کروڑ روپے سالانہ کی گرانٹ کا اعلان کیا؟

جناب سپیکر !

11۔ ان سب سوالوں کا جواب صرف ایک ہے کہ یہ تمام ترقیاتی عمل اللہ تعالیٰ کی برکتوں کا نتیجہ ہے اور پنجاب کی مسلم لیگی حکومت اس کام کو خوش اسلوبی سے آگے بڑھانے میں ایک وسیلہ بنی۔

جناب والا!

12۔ ہماری حکومت اللہ سے ڈرنے والی اور اس کے بندوں سے محبت کرنے والی حکومت ہے۔اپنی حکومت کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے مجھے احساس ہے کہ انجانے میں بھی کہیں تکبر کے گناہ کبیرہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھوں۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ ہماری حکومت کی collective wisdom اور ٹیم ورک کی بدولت عوامی فلاح و بہبود کی نہ صرف جامع منصوبہ بندی کی گئی بلکہ انتظامی ڈھانچہ میں بھی انقلابی تبدیلیاں کی گئیں۔ تاکہ ہماری حکومت عملی پر عملدرآمد یقینی بنایا جا سکے۔ اس حوالے سے ہماری حکومت نے مانیٹرنگ کا ایک جامع نظام وضع کیا جس کی وجہ سے جو کل کہا جاتا تھا کہ ممکن نہ ہو گا آج اللہ کے فضل سے ممکن کر دکھایا گیا۔

جناب والا!

13۔ میں حکومت پنجاب کی ان دستاویزات کا ذکر کرنا چاہوں گا جو مینجمنٹ کی بہترین مثال ہیں۔اس ضمن میں:

* پنجاب وژن2020کا2004میں اجراء۔
* پنجاب اکنامک رپورٹ کی2005میں اشاعت
* Multiple Indicator Cluster Surveyکا جاری کرنا
* Medium Term Budgetary Frameworkکی تشکیل(2005)
* Medium Term Development Frameworkکا اجراء(2006)قابل ذکر ہیں۔

14۔ اس کے ساتھ ساتھ مانیٹرنگ کے نظام پر بھی بھرپور توجہ دی گئی اور پروگرام کے متعدد مانیٹرنگ یونٹس قائم کئے گئے، جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

* Chief Minister's monitoring unit for mega projects and programmes.
* Education Sector Reform Programme Monitoring Unit.
* Health Sector Reform Programme Monitoring Unit.
* Southern Punjab Basic Urban Services Reform Unit.

جناب والا!

15۔ ہماری حکومت ماضی کی کارگزاری پر اکتفا کرنے کی بجائے صوبے کے عوام کے روشن مستقبل کے لئے کوشاں ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ترقی کے سفر کا آغاز سب سے پہلے صوبے کے بجٹ میں مختص شدہ رقوم سے ہوتا ہے۔ میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ مالی سال 2006-07 کے ریونیو بجٹ کا حجم 274۔ارب روپے سے زائد تجویز کیا گیا ہے۔ جو مالی سال 2005-06 کے ریونیو بجٹ سے 22.13 فیصد زیادہ ہے۔ ریونیو اخراجات کا تخمینہ 191۔ارب روپے سے زائد ہے۔اس طرح مالی سال 2006-07 میں پنجاب حکومت کا ریونیو سرپلس 82۔ارب روپے سے زائد ہوگا۔آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ مالی سال 1999-2000 میں صوبے کا ریونیو سرپلس صرف 2۔ارب تھا اور یہ بھی کرنٹ کیپیٹل بجٹ اور پبلک اکاؤنٹ کے خسارے کی نظر ہو گیا۔

16۔ ہمارے 82.7۔ارب کے فاضل وسائل، 8۔ارب سے زائد کیپیٹل، پبلک اکاؤنٹ کی فاضل رقوم اور 8.8۔ارب کے بیرونی قرضہ جات، ہمارے ترقیاتی پروگرام 2006-07 کے لئے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

17۔ میں اس ایوان میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مالی سال 2006-07 میں صوبہ پنجاب کا ترقیاتی بجٹ 100۔ارب روپے کا ہوگا۔ ترقیاتی پروگرام کا یہ حجم صوبے کے عوام کے لئے یقیناً ایک نوید مسرت ہے۔ روشن مستقبل کا وعدہ جو ہم نے تین سال قبل کیا تھا آج

اس کا نتیجہ اور ثمر آپ کے سامنے ہے۔ بطور وزیر خزانہ میرا عزم تھا کہ پنجاب کے بجٹ میں متواتر fiscal space پیدا کرنا ہمارا اولین ٹارگٹ ہو گا۔ اللہ کے فضل و کرم سے آج ہم اپنے عہد سے سرخرو ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

18- معزز ایوان کو یاد دلاتا چلوں کہ ہماری حکومت نے ہر شعبے کی طرح مالی شعبے میں بھی اصلاحات کا ایک جامع پروگرام مرتب کرنے اور اس پر عمل کرنے کا عزم کیا تھا۔ اس مالی اصلاح کا ایک بنیادی مقصد ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے باہمی تناسب میں بہتری لانا تھا۔ ایک وہ وقت تھا۔ جب ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کا باہمی تناسب 18 فیصد تک سکڑ چکا تھا۔ یہ اعزاز بھی ہماری حکومت کو حاصل ہوا کہ ایک منظم اور مربوط مالی ریفارم پروگرام پر عمل کرتے ہوئے آج یہ تناسب 36 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ اس طرح نہ صرف وسائل میں مجموعی طور پر اضافہ ہوا ہے بلکہ مستقبل میں ترقیاتی وسائل کے حجم کو مزید بڑھانے کی راہ بھی ہموار ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!

19- آپ کی وساطت سے میں معزز ممبران صوبائی اسمبلی کی خدمت میں ترقیاتی پروگرام 2006-07 کے مختلف شعبہ جات کے لئے مختص رقوم اور ان کے پیچھے کارفرما ہماری حکمت عملی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ 100۔ارب کے ترقیاتی پروگرام میں سے 12۔ارب روپے کی خطیر رقم مقامی حکومتوں کے ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص کی گئی ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 2۔ارب سے زائد ہے۔ 65۔ارب روپے core provincial development programme کے لئے مختص کئے گئے ہیں اور 23۔ارب روپے special infrastructure programme کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

20- special infrastructure programme میں لاہور رنگ روڈ، سیالکوٹ لاہور موٹر وے اور rapid mass transit system قابل ذکر ہیں۔ آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ وژن 2020 میں صوبے کی ترقی کے لئے ایک cluster development approach کا ذکر کیا گیا تھا۔ جس میں ایک لائحہ عمل کے طور پر پنجاب کے مختلف

اقتصادی clusters کو ایک مربوط ترقیاتی نظام میں منسلک کرنا تھا۔ اس ضمن میں light engineering triangle کو ترقی کے ایک ماڈل کی طرح پیش کیا گیا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ triangle لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات اور شیخوپورہ پر محیط ہے۔ ہم نے اس عزم کا اعادہ کیا تھا کہ اس triangle کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کی بہترین سہولیات بہم پہنچائیں گے۔ آج ہمارا یہ خواب سچا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ہماری کوششوں کے باعث جرمنی کی یونیورسٹی آف برلن، حکومت پنجاب اور وفاقی Higher Eduction Commission کے اشتراک سے دو نئی انجینئرنگ یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ جو مجوزہ سیالکوٹ لاہور موٹروے پر قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ایک یونیورسٹی تدریسی اور دوسری research and development کے فرائض انجام دے گی۔ تاکہ engineering triangle میں موجود صنعت کار اور فیکٹریاں اس سہولت سے مستفید ہو سکیں۔ سیالکوٹ لاہور موٹروے کو گجرات، گوجرانوالہ اور لاہور رنگ روڈ سے بھی ملایا جائے گا تاکہ ایک جامع اور مربوط ترقی کا عمل جاری کیا جاسکے۔

جناب سپیکر!

21- صوبائی حکومت کے core programme میں 28-ارب سے زائد رقم سوشل سیکٹرز بشمول تعلیم، صحت، فراہمی آب و نکاسی پر خرچ کی جائے گی جو گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 36 فیصد زیادہ ہے۔ infrastructure development کے شعبے بشمول شاہرات و نظام آبپاشی کے لئے 25-ارب سے زائد رقم مختص کی گئی ہے۔ جو رواں مالی سال کی نسبت 12.7 فیصد زائد ہے۔

جناب سپیکر!

22- production sectors بشمول زراعت اور صنعت پر رواں مالی سال کے مقابلے میں 26 فیصد سے زائد کا اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ services sector بشمول Development and Labour, Commerce, IT, Human Resource میں 81 فیصد کے اضافہ کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

23۔ ترقیاتی پروگرام 07-2006 کے بنیادی خدوخال اس طرح ہیں:

* جاری سکیموں کے لئے 70 فیصد رقوم مختص کی گئی ہیں۔
* نئی سکیموں کے لئے 30 فیصد رقوم رکھی گئی ہیں۔
* وہ تمام سکیمیں جو مالی سال 07-2006 میں مکمل کی جاسکتی ہیں ان کے لئے پوری رقوم رکھی گئی ہیں۔
* مالی سال 07-2006 میں 2430 سکیموں میں سے 60 فیصد مکمل ہو جائیں گی۔
* اس کے ساتھ ساتھ پسماندہ علاقہ جات کا بھی خصوصی خیال رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

24۔ ہماری حکومت پہلے دن سے ہی عوام کی خدمات کی فراہمی پر بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ صوبائی حکومت کا اولین فرض بھی یہی ہے کہ تعلیم، صحت، آب رسانی اور نکاسی کے اہم سوشل سیکٹرز کو زیادہ سے زیادہ وسائل مہیا کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وسائل کے مکمل استعمال اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج کے تناظر میں ترجیحات کا تعین کیا جائے۔ میں یہاں یہ بات کہتا چلوں کہ ہماری پہلی حکومت ہے جس نے targets and outcomes پر توجہ دی ہے اور اسے شائع بھی کیا ہے تاکہ حکومتی کارکردگی کو monitor اور evaluate کرنے میں آسانی ہو۔

جناب والا!

25۔ تعلیم کے شعبے میں تقریباً ساڑھے بارہ ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں تقریباً 36 فیصد زیادہ ہیں۔

* پرائمری تعلیم کے شعبے میں سال 02-2001 میں پنجاب کے 47 فیصد بچے پرائمری سکولوں میں داخل تھے۔
* ہماری کوششوں کے باعث سال 06-2005 میں یہ شرح 68 فیصد تک جا پہنچی ہے۔

* اگر ہم انہی پالیسیوں پر گامزن رہے تو اس شرح کا 100 فیصد حصول 2015 کی بجائے 2013 میں ہو جائے گا۔
* اسی طرح پنجاب میں 100 فیصد شرح خواندگی کا حصول 2020 کی بجائے 2015 ہی میں ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!

26۔ Special Education کے شعبہ میں رواں مالی سال میں مختص شدہ رقم کو 20 فیصد کے اضافے سے 60 کروڑ تک پہنچایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ ہماری حکومت سے پہلے اس شعبے میں صرف 2 کروڑ 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔ خصوصی تعلیم پر ہماری حکومت کی توجہ اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ ہم ایک مہذب معاشرے کی طرح ابھرنا چاہتے ہیں۔ ہماری نظر میں کسی بھی معاشرے کی ترقی کا پیمانہ کمزوروں، معذوروں اور بے سہارا بچوں کی نگہداشت پر مبنی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر!

27۔ صحت کا شعبہ ایک کلیدی شعبہ ہے اور اس شعبے میں اخراجات کرنے کا فائدہ صوبے میں رہنے والے تمام لوگوں کو ہوتا ہے۔ مالی سال 07-2006 میں اس شعبے میں 4۔ارب 30 کروڑ روپے ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 30 فیصد زیادہ ہیں۔ حکومت نے ایک جامع اور مربوط health sector reform programme مرتب کیا ہے۔ جس میں صحت کے پرائمری، سیکنڈری اور tertiary تمام شعبوں پر توجہ دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ preventive health کو بھی خصوصی طور پر مدنظر رکھا گیا ہے۔

جناب والا!

28۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ تمام BHUs اور RHCs میں تمام بنیادی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ان مراکز میں ڈاکٹر، نرسیں، دیگر سٹاف اور طبی آلات 100 فیصد ضرورت کی بنیاد پر تعینات اور فراہم کئے جا رہے ہیں۔ تمام tertiary ہسپتالوں میں ایمرجنسی سروسز مفت فراہم کی جا رہی ہیں۔ آئندہ سالوں میں یہ نظام ضلع، تحصیل اور نچلی سطح تک پھیلایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

29۔ صحت کے شعبے میں ہماری بھرپور توجہ کے باعث خاطر خواہ نتائج سامنے آئے ہیں۔ سال 2001-02 میں صرف 57 فیصد بچے حفاظتی پروگرام سے مستفید ہو رہے تھے۔ سال 2005-06 میں یہ شرح بڑھ کر 73 فیصد ہو گئی ہے اور انشاء اللہ ہم اپنا ٹارگٹ 2015 کی بجائے 2011 میں ہی حاصل کر لیں گے۔ اسی طرح نوزائیدہ اور پانچ سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات اور زچگی کے دوران خواتین کی اموات کی شرح میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر!

30۔ ماضی میں نکاسی و فراہمی آب کا شعبہ عدم توجہ کا شکار رہا ہے۔ مقامی حکومتوں کے قیام کے بعد یہ فرائض TMAs کو سونپ دیئے گئے۔ ان اداروں کی انتظامی صلاحیت اس قابل نہ تھی کہ زندگی کے اس اہم ترین شعبے میں بہتری لا سکیں۔ ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان اداروں کی نہ صرف صلاحیت بڑھائی جائے بلکہ صوبائی حکومت بھی از سر نو اس شعبے میں اپنا رول ادا کرے۔ سال 2002-03 میں صوبائی حکومت کے بجٹ میں اس شعبے کے لئے صرف 60 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے۔ ہماری حکومت نے اس شعبے میں نمایاں مالی اضافہ کیا۔ رواں مالی سال میں 4.5۔ارب روپے مختص کئے گئے اور اگلے مالی سال میں 5.2۔ارب روپے تجویز کئے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے ایک تین سالہ منصوبہ مرتب کیا ہے جس کے تحت اس شعبے میں 45۔ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔ ہماری حکومت کی ترجیحات میں یہ شعبہ ایک کلیدی حیثیت اختیار کر گیا ہے تاکہ پنجاب کے عوام کو جلد از جلد آب رسانی، نکاسی اور پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہو سکے۔ یہ رقوم شہری اور دیہی نکاسی و آب رسانی کی سکیموں پر صرف کی جائیں گی۔

31۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ existing water supply schemes جو اب خستہ حال ہو چکی ہیں اور جن کی پائپ لائینوں کو از سر نو بچھایا جانا ضروری ہے ان کے لئے صوبے کے current expenditure budget میں 5۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق جب تک

پنجاب میں پانی کی فرسودہ پائپ لائینوں کو نئے سرے سے بچھایا نہ جائے گا اس وقت تک صوبائی بجٹ سے رقوم مستقبل میں بھی فراہم کی جاتی رہیں گی۔

جناب سپیکر!

32۔ ہمارے پروڈکشن سیکٹر کا دارومدار مجموعی طور پر پرائیویٹ سیکٹر کی کارکردگی پر ہے۔ زراعت اور انڈسٹری کے شعبے میں ہمارے کسان اور فیکٹری مالکان پرائیویٹ سیکٹر کا حصہ ہیں۔ حکومت زراعت اور انڈسٹری کے شعبوں میں ایک معاون کا کردار ادا کرتی ہے۔ حکومتی پالیسیوں کا اثر ان دونوں شعبوں میں بہت گہرا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت پر یہ بھی لازم ہے کہ زراعت کے شعبے میں ریسرچ، ایکسٹینشن اور مارکیٹنگ کی سہولیات فراہم کرے۔ میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مالی سال 2006-07 کی A.D.P مرتب کرتے ہوئے اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ ہر شعبے کی پالیسی، ترجیحات اور اہداف کو واضح طور پر قلم بند کیا جائے۔ اس ضمن میں White Paper on Budget میں شائع A.D.P کا باب نہایت توجہ طلب ہے۔

جناب سپیکر!

33۔ میں آپ کی وساطت سے تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ وہ اس باب کا تفصیلی مطالعہ کریں تاکہ بجٹ کے دوران بامعنی اور تعمیری بحث ہو سکے۔

34۔ مالی سال 2006-07 کے ترقیاتی پروگرام میں:

* زراعت کے شعبہ میں ایک ارب 10 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 18.9 فیصد زائد ہیں۔
* فارسٹری وائلڈ لائف اور فشریز کے شعبہ میں 57 کروڑ 50 لاکھ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔
* لائیو سٹاک کے شعبہ میں 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 20 فیصد سے زائد ہیں۔
* انڈسٹریز، TEVTA اور معدنیات کے شعبہ میں ایک ارب سے زائد رقم مختص کی گئی ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 38 فیصد زیادہ ہے۔

* اس کے ساتھ ساتھ environment کے شعبہ میں رواں مالی سال کے مقابلے میں 100 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

35۔ میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کے ہمارے اقلیتی بہن بھائی ہمارا بیش قیمت سرمایہ ہیں اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے 30 کروڑ روپے کی اضافی گرانٹ صوبے کے جاری بجٹ میں مختص کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے Gender Reform Action Programme مرتب کیا گیا ہے جس میں آئندہ مالی سال کے جاری بجٹ میں 20 کروڑ روپے کی رقم تجویز کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ سوشل ویلفیئر کے فنڈز کا ایک بہت بڑا حصہ صوبے کی خواتین کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!

36۔ حکومت پنجاب نے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے حوالے سے نمایاں قدم اٹھائے ہیں۔ نئی سڑکوں کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ 2000 میں صوبہ پنجاب میں صرف 40 ہزار کلومیٹر سڑکیں موجود تھیں۔ 2005 کے آخر تک پنجاب کی سڑکوں کا جال 67 ہزار کلومیٹر پر محیط ہے۔ اس سیکٹر میں 14۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جبکہ 2005-06 میں 12.5۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔

جناب سپیکر!

37۔ آبپاشی کے سیکٹر میں اگلے مالی سال میں 8.5۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ مالی سال 2005-06 میں 7۔ارب روپے مختص کئے گئے۔ یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ اربوں روپے کے منصوبہ جات پنجاب میں وفاقی حکومت کی امداد سے بھی روبہ عمل ہیں جن میں خاص طور پر ہمارے بیراجز کی بحالی اور نہروں کی لائننگ سرفہرست ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آبپاشی کے لئے میسر ہونے والے پانی کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کے لئے صدر پاکستان کا پکے کھالوں کا منصوبہ بھی رواں دواں ہے۔ پنجاب کے لئے مختص شدہ 28۔ارب روپے میں سے ساڑھے سات ہزار پکے کھالے تعمیر ہو چکے ہیں اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب کا لیزر لینڈ لیولنگ پروگرام بھی زور و شور سے جاری ہے۔ ہر یونین کونسل پر کم از کم ایک Laser Land Levelling Unit کی فراہمی کو یقینی

بنانا ہمارا ٹارگٹ ہے۔ جن میں سے 650یونٹ فراہم کئے جا چکے ہیں اور 500 اگلے مالی سال میں فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

38۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر دیگر سرکاری شعبہ جن میں سپورٹس، اربن ڈویلپمنٹ، ایمر جنسی سروسز، ٹورازم، سوشل ویلفیئر، ریجنل پلاننگ، لوکل گورنمنٹ، پبلک بلڈنگز، فوڈ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، لیبر، انفارمیشن کلچر اینڈ یوتھ افیئرز، مذہبی امور اور اوقات، سب کے لئے A.D.P میں رقوم فراہم کی گئی ہیں تاکہ ہر شعبہ عوام کے لئے بہتر سہولیات فراہم کر سکے۔

جناب سپیکر!

39۔ اس موقع پر Law & Order کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ہماری حکومت نے پولیس، جیل خانہ جات اور Access to Justice کے شعبہ جات میں نمایاں اقدامات کئے ہیں۔ پولیس کا بجٹ جو چند سال قبل صرف 8۔ارب تھا اسے بڑھا کر اب 20۔ارب سے زائد کر دیا گیا ہے۔ حکومت کو احساس ہے کہ عوام کے جان و مال کی حفاظت اس کا اولین فرض ہے جس کے لئے وسائل کی فراہمی میں بخل اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ پنجاب میں پولیس پٹرولنگ پوسٹس کا قیام شاہرات پر سفر کرنے والے عوام کی حفاظت کا ضامن ہے۔

40۔ عوام کو بہتر Criminal Prosecution مہیا کرنے کے لئے ہم نے Prosecution service کا علیٰحدہ محکمہ قائم کیا ہے تاکہ جرائم پیشہ لوگوں کو قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ اس کے علاوہ تھانوں کی اصلاح کا ایک جامع منصوبہ بھی تیار کیا گیا ہے جس پر مالی سال 2006-07 کے دوران عملدرآمد ہوگا۔ جیل خانہ جات کی بہتری اور اصلاح کے لئے ایک ارب 68 کروڑ روپے کے جاری اخراجات مختص کئے گئے ہیں تاکہ پنجاب کی جیلوں میں مقید افراد سزا کاٹنے کے دوران اپنی بنیادی ضروریات زندگی سے محروم نہ رہیں۔ Access to Justice کے شعبہ میں عدالتوں کے انفراسٹرکچر اور انتظامی صلاحیت میں اضافہ کے لئے 60 کروڑ روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ بھی تجویز کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

41۔ مقامی حکومتیں جو پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت قائم کی گئیں صوبائی حکومت کا ایک Operational Arm ہیں جنہیں فعال رکھنا، انتظامی صلاحیت فراہم کرنا اور صوبائی فنانس کمیشن کے ایوارڈ کے تحت وسائل کی تقسیم و ترسیل صوبائی حکومت کی ایک اہم ترین ذمہ داری ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ سالوں میں مقامی حکومتوں کو وسائل کی فراہمی ایک Interim Award کے تحت کی جاتی رہی۔ یہ اعزاز ہماری حکومت کو ہی حاصل ہوا ہے کہ مقامی حکومتوں کے لئے ایک Permanent ایوارڈ تشکیل دیا گیا جو تین سال پر محیط ہوگا۔ اس طرح مقامی حکومتیں بھی Medium Term Budgetary Framework اور Medium Term Development Framework مرتب کر سکیں گی۔ تاکہ درمیانی مدت کے لئے وسائل، اخراجات اور ترقیاتی منصوبہ جات کی نشاندہی ہو سکے۔

جناب سپیکر!

42۔ مالی سال 03-2002 میں مقامی حکومتوں کے لئے صوبائی بجٹ میں 58۔ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی اور مالی سال 07-2006 میں مقامی حکومتوں کو 112۔ارب روپے کے وسائل مہیا کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس طرح چار سال کے عرصے میں مقامی حکومتوں کے وسائل تقریباً دگنا کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

43۔ ملک میں اشیائے خورد و نوش کی بڑھتی ہوئی قیمتیں حکومت اور عوام دونوں کے لئے تشویش کا باعث ہیں۔ گرانی کی اس لہر کی ایک بنیادی وجہ بین الاقوامی منڈی میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں، جو حکومت کے کنٹرول سے باہر ہیں لیکن اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے وفاقی حکومت نے بجٹ 07-2006 میں کئی مراعات کا اعلان کیا ہے جس سے ملک بھر میں قیمتیں بھی کم ہوں گی اور آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا۔ اسی جذبہ کے ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب 13۔جون 2006 کو محنت کشوں کی کم از کم اجرت میں اضافے کا اعلان کر چکے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ غیر ہنر مند محنت کشوں کی کم از کم اجرت میں اضافہ وفاق کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور نیم ہنر مند اور ہنر مند محنت کشوں کی کم از کم

اجرت میں اضافہ کا اختیار صوبوں کو تفویض کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مہنگائی پر قابو پانے کے لئے اپنے Pre-Budget ایڈریس میں دوررس اقدامات کا ذکر کیا ہے اور مجھے بطور وزیر خزانہ یہ بھی حکم دیا کہ وفاق کی طرف سے سرکاری ملازمین کی مراعات میں اضافہ من وعن حکومت پنجاب بھی اپنے سرکاری ملازمین کو میسر کرے۔ بجٹ 07-2006 میں 10۔ارب روپے کی اضافی رقم 191۔ارب کے اخراجات جاریہ میں شامل کی گئی ہے تاکہ سرکاری ملازمین کو مہنگائی الاؤنس اور پنشن وغیرہ میں اضافہ اسی شرح سے دیا جائے جس کا اعلان وفاقی بجٹ میں کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

44۔ مہنگائی اور گرانی کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ پیش کئے جانے والے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا اور نہ ہی ٹیکسوں کی شرح میں ردوبدل کی کوئی تجویز پیش کی جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس سے حکومت کے وسائل پر کس قدر دباؤ آئے گا لیکن عوام کی بہتری اور ان کی سہولیات کے مدنظر پیش کئے جانے والے بجٹ میں کسی قسم کا کوئی ٹیکس تجویز نہ کیا گیا ہے۔

جناب والا!

45۔ ہماری تو یہ خواہش تھی کہ مالی سال 07-2006 کے ساتھ کوئی فنانس بل سرے سے منسلک ہی نہ کیا جائے لیکن چند قانونی ضروریات کے پیش نظر فنانس بل 2006 کو بجٹ دستاویزات کا حصہ بنانا ضروری سمجھا گیا لیکن یہ امر واضح رہے کہ اس فنانس بل میں جو تین Items شامل ہیں وہ سب یا تو موجودہ ٹیکس کی شرح کو کم کرنے یا اس سے مستثنیٰ کرنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ دو Items وفاقی حکومت کی خواہش کے مطابق فنانس بل میں رکھے گئے ہیں اور تیسرا Item عدالت عالیہ لاہور کے فیصلے کے مطابق مروجہ کورٹ فیس میں کمی سے تعلق رکھتا ہے۔

سالانہ بجٹ بابت سال07-2006کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ:

جناب سپیکر! میں مالی سال07-2006کا ٹیکس فری، خدمات سے بھرپور فاضل بجٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سالانہ بجٹ بابت سال07-2006 پیش کر دیا گیا ہے۔اب وزیر خزانہ ضمنی بجٹ بابت سال06-2005پیش کریں۔

ضمنی بجٹ بابت سال06-2005کا پیش کیا جانا

وزیر خزانہ: میں ضمنی بجٹ بابت سال06-2005پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ضمنی بجٹ بابت سال06-2005پیش کر دیا گیا۔جی، منسٹر فنانس!

مسودہ قانون مالیات پنجاب بابت سال2006کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANACE: Sir, I introduce the Punjab Finance Bill 2006.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2006 has been introduced.

مجھے لاء منسٹر صاحب کی طرف سے ایک چٹ ملی ہے۔ابھی ان کی صحافی حضرات سے بات چیت ہوئی ہے جنہوں نے بائیکاٹ کیا تھا تو لاء منسٹر صاحب کا کہنا ہے کہ الفلاح بلڈنگ کے واقعہ کی جوڈیشل انکوائری کی جائے گی اور جو افسر ذمہ دار ٹھہرائے جائیں گے ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔اب اجلاس بروز ہفتہ 17۔جون2006سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔